حق و باطل کا فرق

دیوبندیوں پر ایک قیامت

دیوبندی ملاؤں کے عقیدے کتابوں کے حوالوں کے ساتھ

یارسول اللہ ﷺ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا اللہ جل جلالہ

مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ سلامت رہے

مصنف:

بانی مبانی، شیخ الحدیث، صدر المدرسین، سربراہ اعلیٰ، تاحین حیات، استاذ العلماء، جلالۃ العلم، عزیز العلماء حضور حافظ ملت، محافظ مسلک اعلحضرت رضی اللہ تعالی عنہ

علامہ، الشاہ **عبدالعزیز** رضی اللہ تعالی عنہ محدث مبارکپوری

(دار العلوم اہلسنت مصباح العلوم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ)

مسلک اعلحضرت رضی اللہ تعالی عنہ زندہ آباد

سگ ہوں میں عُبید رضوی غوث و رضا کا بھاگتے ہیں میرے آگے سے شیر ببر بھی

سگِ رضوی آن لائن فاؤنڈیشن

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

sagerizvi@gmail.com

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض ہم ہے عبد مصطفی پھر تجھ کو کیا ﷺ

عرض مصنف

پیارے بھائیو! دُنیا چند روزہ ہے اسکی راحت و مُصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے دُنیاسے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا عزوجل اور اس کے رسول حضور سید نا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں سفر آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اس میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟اور تیرا دین کیا ہے ؟اسی کے ساتھ نبی کریم رؤف رحیم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید نا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں ما تقول فی ھذاالرجل یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف اِشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتاہے اگراس شخص کو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے عقیدت ومحبّت ہے تو جواب دیتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا مولی اللہ کے محبوب حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزّت وآبرو جان و مال سب قربان،اس شخص کیلئے نجات ہے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ذرہ برابر کدورت ہے،دل میں آپ کی عزّت و محبت نہیں ہے،جواب نہیں دے سکے گا۔یہی کہے گا میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب اور ذلّت کی مار ہے العیاذ باللہ تعالے۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبّت مدار ایمان ومدار نجات ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبّت رکھتے ہیں آپ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعوے کیلئے دلیل چاہیے اور ہر کامیابی کے لئے امتحان ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت کا دعوی کرنے والوں کا یہ امتحان ہے جن لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کرلیں ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں اگرچہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔بڑے سے بڑے مولانا پیر واستاد ہی کیوں نہ ہوں لیکن جب اُنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر بھی ان کی عزّت ان کا احترام کرے اور اپنی رشتہ داری یا انکی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقتاً حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت نہیں صرف زبانی دعوی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت وعظمت،ان سے میل و محبت کے کیا معنی ؟**خوب یادرکھو پیر اور استاد ، مولوی اورعالم کی**

جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی عزت ؟ اور اس سے کیسا تعلق اس نے تو خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنا تعلق قطع کر لیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیونکر باقی رکھے گا۔

اے مسلمان تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولا محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزّت و عظمت پر مرمٹے ان کی محبت میں اپنا جان و مال عزّت و آبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبّت ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے۔ غور کر کسی کے باپ کو گالی دیجائے اور بیٹے کو سن کر حرارت نہ آئے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سُن کر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ اُمتی بھی یقینا صحیح معنی میں اُمتی نہیں بلکہ ایک زبانی دعوی کرتا ہے جو ہر گز قابل قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ ضمناً آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیئے۔ بلا رعایت اور بغیر طرفداری کے کہنا اور یہ بات بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت و مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقابلہ ہے نبی کے مقابلہ میں گستاخ کی طرفداری اور رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی۔

وصلی اللہ تعالی وسلم علی خیر خلقه سید نا محمد و اله واصحابه اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ۔

خاکسار عبدالعزیز

خادم الطلبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

۷۸۶

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡم ط

مرسلہ از ملا عبدالمجید پیش امام جامع مسجد ، حکیم عبدالمجید ، حافظ عبدالمجید ، محمد صدیق نمبردار ، نذیر احمد چودھری ساکن قصبہ بھوجپور ضلع مراد آباد۔

مکرم و معظم جناب مولوی صاحب زاد کرمہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ہم لوگ اب تک علماء دیوبند کے متعلق یہی سُنا کر تے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت متبع سُنّت متقی پرہیز گار ہیں شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کے لئے تبلیغ و ہدایت کرتے ہیں نیز ان کے ظاہری طرز عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سُنّت عامل شریعت اور حضور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید کہتا ہے کہ علماء دیوبند کی یہ سب باتیں نمائشی ہیں ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے ملتے جلتے ہیں وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں مسلمانوں میں اپنا اعزاز واقتدار قائم کریں ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں علماء دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں اپنی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے کچھ نامناسب الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے اُمتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں اسی قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے اور اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا تو توبہ کرلیتے مگر نہ توبہ کی۔ نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کیں۔ بلکہ مدّتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے اگر حقیقی محبت

ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپوانے اور اشاعت کرنے کے جلادیتے اور توبہ کرلیتے زید کے اس بیان سے ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علماء دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور انکی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علماء دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کردینے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے، لہٰذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جاسکتا زید نے جو جو باتیں علماء دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں گے اور اگر زید کا یہ بیان غلط ہے اور یہ باتیں علماء دیوبند کی کتابوں میں نہیں تو زید کو برادری اور پنچایت کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدہ کے مطابق پانچ سو روپیہ بھی وصول کریں گے لہٰذا اسکی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس/۳۰ سوال قائم کرکے حاضر خدمت کرتے ہیں امید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبر وار علماء دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے تاکہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

الجواب:

حامداً للہ رب العٰلمین ومصلیا علی حبیبہ سید المرسلین

مکرمان بندہ وعَلَیْکُمُ وَرَحْمَۃُ اللہ آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس/۳۰ سوالات پر مشتمل ہے وصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علماء دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک کا حوالہ نمبر وار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتادوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین ثابت ہے ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی۔ جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت وعظمت کو پہچانیں اور سچّے دل سے ان کی تعظیم وتوقیر کریں۔

وَما توفیقي اِلا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

سوال نمبر ا۔ کیا علماء دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق ہے اگر ان کے عقیدہ میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے تو وہ کون ہے۔

جواب ۔ ہاں علماء دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربی خلائق ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں

حوالہ ۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ ۱۲ پر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے　　مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربّانی

تنبیہ ۔ اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے.

سوال نمبر ۲۔ وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلائے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا؟ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب ۔ ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں چنانچہ مولوی دیوبندی کی شان ارشاد فرماتے ہیں اور پکار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیر کی مسیحائی دکھاتے ہیں۔

حوالہ ۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ محمود حسن صفحہ ۳۳

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

تنبیہ ۔ واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی کیوں کہ جو کام عیسےٰ علیہ السلام بھی نہ کرسکے وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کرکے دکھا دیا۔ مردے جلانے میں تو برابر ہی تھے مگر زندوں کو موت سے بچالیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے اگر مولوی ریشد احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے کہ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم۔ مسلمانو! انصاف کرو کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔

سوال نمبر ۳۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں علماء دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے۔

جواب ۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صاحب صفحہ ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں　　عبید سُود کا انکے لقب ہے یوسف ثانی

تنبیہ :۔ کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین و جمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنادیے گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانا واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانو! غور کروگے تو معلوم ہو جائے گا اس ایک ہی شعر میں خدا عزوجل اور اس کے رسول علیہ السلام دونوں پر ہاتھ صاف کر دیا۔

سوال نمبر ۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب۔ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں
جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ٦۔

زبان پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعل ہُبل　شاید اٹھا عالم سے کوئی بانیء اسلام کا ثانی

سوال نمبر ۵۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں وہ کونسی جگہ ہے۔ کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے؟

جواب۔ ہاں عارف لوگ کعبہ معظّمہ جا کر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۱۳۔

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ　　جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

تنبیہ۔ کعبہ معظّمہ جو بیت اللہ خانہ خدا ہے اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ کی ہی دھن لگی ہوئی ہے اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔

سوال نمبر ۶۔ دونوں جہان کی حاجتیں کس سے مانگیں۔ روحانی جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہے ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں۔ دیکھو۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۱۰۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم یارب گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ:۔ مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاوی رشیدیہ حصّہ سوم صفحہ ۶ پر ہے سو غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہاں کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں لہٰذا فتاوٰے رشیدیہ کہ حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو مُوحّد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو کیا کہتے ہو؟

سوال نمبر ۷۔ سارے جہان کا مخدوم کون ہے اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے۔ علماء دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے ہی صفحہ پر ہے۔

مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سوال نمبر ۸۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی بھی حکم علمائے دیوبند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضائے مبرمُ ہے۔

جواب۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں ان کا کوئی حکم بھی نہیں ٹلا اس لئے کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ۳۱۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا   اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مُبرم

فائدہ۔ واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا۔ اور ٹلتا کیسے مربی خلائق تھے کوئی مذاق تھے اور عقید تمند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا اس سے زیادہ عقید تمندی اور کیا ہو گی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے کوّے کھانے کا حکم دیا تو علمائے دیوبند نے یہ سمجھ کہ کہ مربی خلائق کا حکم ہے آنکھ بند کرکے تسلیم کر لیا اور کوّے کھانے لگے۔

سوال نمبر ۹۔ وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ ہے۔

جواب۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ انہیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ٦۔

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اسکی فرقت کا   کہ تھا داغ غلامی جس کا تمنائے مسلمانی

تنبیہ۔ مولوی رشید احمد صاحب کی غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی کو یہ تمغہ ملا اور جس نے انکی غلامی نہ کی اس تمغہ سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین واولیاء کاملین کو مولوی رشید احمد صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا ان تمام مقبولان خدا کو مسلمانی کے تمغے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو۔

جواب۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صفحہ ١٦۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے   شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

فَائدہ

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب مرثیہ رشید احمد کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کردینے پر مبلغ پانچ سو روپیہ انعام۔ مسلمانو! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک اور بدعتی کون ہے دیکھو علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں '' بانی اسلام کا ثانی '' جانتے ہیں۔ یعنی دوسرا خدا '' مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے ہیں '' کعبہ میں پہنچ کر بھی پیر ہی کا '' درگنگوہ '' تلاش کرتے ہیں '' بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں '' اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بتاتے ہیں '' مسلمانو! لِلّٰہ انصاف کرو اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست یا پیر پرست، مُوحّد ہیں یا مشرک۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی ہیں یا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی کو بھی رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفت مخصوص نہیں بلکہ علماء ربانین کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے چنانچہ علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاوےٰ میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

'' رحمۃ اللعالمین '' صفت خاصہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علمائے ربانین بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب میں اعلےٰ ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ: ۔ علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربّانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ للعالمین کہنا درست ہے لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ للعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے وہ یہ کہ آپ نے کوّا کھانے پر ثواب مقرّر کردیا ہے، یہ بے پیسہ اور بغیر دام، مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کردیا ہے اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو سوال نمبر ۲۰۔

سوال نمبر ۱۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ لکھنا تو درکنار۔ اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۰۳۔

سوال مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں، وہ دور کرنا چاہے تو ان کا جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کر دینا۔ فقط

الجواب۔ ان کا جلانا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ فقط

تنبیہ :۔ مسلمانو! ذرا غور کرو امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال نمبر ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کربلا کے مرثیے کی طرح اسکو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب۔ علماء دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے شہیدان کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلا دینا زمین میں دفن کرنا نہیں چاہیے؟

حوالہ ۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے شہیدان کربلا کے مرثیے کی طرح اس کو جلانے یا دفن کر دینے کا حکم نہیں۔ عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

سوال نمبر ۱۴۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرنا۔ سبیل لگانا چندہ سبیل میں دینا۔ شربت یا دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے ۔

جواب۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے سبیل لگانا،، چندہ سبیل میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں

فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴۔

تنبیہ :۔ مسلمانو! ذار غور سے سنو یہ توسب حرام! مگر ہولی دیوالی کو جو کفار کے آتش پرستی کے دن ہیں وہ ان کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں بھیجیں وہ سب درست ہے۔ ملاحظہ ہو

سوال نمبر ۱۵۔ ہندو اپنے تہوار ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے۔

جواب۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۵۔

مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے اُستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اُستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

الجواب۔ درست ہے فقط

تنبیہ :۔ مسلمانو! غور کرو۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتارہے ہیں مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرمارہے ہیں اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے وہ تو نادرست او رحرام ہو جائے مگر ہولی دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کے ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور محرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بتانا یا تو ہولی دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے، یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت　　که باکه باختۂ عشق در شب دیجور

سوال نمبر ۱۶۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کو کافر کہے وہ علماء دیوبند کے نزدیک سنت وجماعت سے خارج ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت وجماعت سے خارج نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے
۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم صفحہ ۱۱۔

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

تنبیہ۔ کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہلسنت سے خارج بلکہ حضرات ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں تبرا کرنے والے کو فقہائے کرام نے کافر لکھا۔ مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسا سخت تبّرا کرنے کے بعد بھی وہ سنی ہی رہتا ہے بعض عقیدت مند طرفداری میں یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے۔ مگر یہ محض غلط ہے اس لئے کہ فتاوی رشیدیہ کئی بار چھپا ہے مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے۔ اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپے میں ہوتی دو میں ہوتی ہر چھاپے میں ہر کتاب میں یہی عبارت ہے علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ ۱۰ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا تو پھر کاتب کی غلطی کیسے ہو سکتی ہے؟ مولوی رشید احمد صاحب کی پچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہر گز نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال نمبر ۱۷۔ علماء کی توہین و تحقیر کرنے والا بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ علماء کی توہین کرنے والے کا سُنت جماعت سے ہو نادر کنار ایسا شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ میں ہے۔

حوالہ نمبر ۱۷۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۶۔

علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔

فائدہ:۔ یہ بات قابل غور ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات سُنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے کافر کہتے ہیں آخر اس میں کیا حکمت ہے سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے ۔چونکہ خود عالم ہیں۔ لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کیا مطلب کیا غرض۔ ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے، اپنا کیا بگڑتا ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں ۔اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں۔ ورنہ اور کوئی وجہ نہیں۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی بھی خلاف شرع کام نہ ہو ۔ایسی محفل میلاد شریف بھی علماء دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

جواب : مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ قیام بھی نہ ہو روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں۔ تب بھی علمائے دیونبد کے نزدیک جائز نہیں اسکے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۳۔

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام، روایت درست ہے یا نہیں۔

الجواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔

فائدہ:۔ مجلس میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلّقاً حرام ہے اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں جبھی تو کہا ہر حال ناجائز ہے جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں ان کو فتاوی رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا؟ ناجائز کہنے والا کون ہے تمہارے نزدیک اگر مولوی صاحب کا فتوی صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے جائز کو ناجائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسنا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا کچھ بھی ہو مسلمان دام میں پھنسے رہیں۔

سوال نمبر ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ماننا کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک جلی ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک بلاشبہہ مشرک ہے جیساکہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۔

یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو) علم غیب تھا صریح شرک ہے۔فقط

فائدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں، پاگلوں اور تمام جانوروں کیلئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔اب اے دیوبندیو! بولو، گنگوہی صاحب کے فتوے سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۲۰: یہ مشہور کوّا جو بستیوں میں پھرتا ہے۔ نجاست بھی کھاتا ہے۔ عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں مگر ہم نے سُنا ہے کہ علمائے دیوبند کے نزدیک حلال ہے۔ اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب: دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوّا بلاشبہ جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیوبند کے نزدیک اس کوّے کا کھانا ثواب ہے فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۵۔

سوال۔ جس جگہ زاغِ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔ الجواب: ثواب ہوگا۔فقط

فائدہ:۔ مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کوّا کھانا ثواب ہے مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟ کار ثواب میں شرم نہیں چاہیے بلکہ باعلان کوّا کھانا چاہیے۔ مفت میں ہم خرما وہم ثواب، مرغ تو مباح ہی ہے مگر کوّا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیوبند کی دعوت میں

کوّا ہی پیش کرنا چاہیئے تاکہ ہم خرما وہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال نمبر ۲۱: کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علماء دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے۔

جواب: ہاں وہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ہے اس کا رکھنا دیوبندی مذہب میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے

حوالہ: فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۵۰۔

اس کا (یعنی تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔

فائدہ: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اسوقت بھی اگر اس معیار سے مسلمان کو جانچا جائے تو کم از کم پچانوے فیصد مسلمان یقینا اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کھری متین کو دیکھو کہ اہلسنت کو مشرک بناتے بناتے انہوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لئے یہ بے شک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں۔ کیونکہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

سوال نمبر ۲۲: علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اعلیٰ درجہ کے دین دار اور متبع سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۔

اس وقت اوران اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں۔ کیا دین دار اور متبع سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۳: ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے اس کو کیسا جانتے ہیں؟

جواب : بہت اچھا عمدہ آدمی متبع سنت عامل بالحدیث تھا نہایت پابند شرع اعلیٰ درجہ کا مُبلغ شرک وبدعت کا مٹانے والا علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷۹۔

سوال۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔ الجواب : محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سُنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ :۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کرکے ثابت کردیا اور ظاہر کردیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں۔

سوال نمبر ۲۴ : علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان وصراط مستقیم کیسے شخص ہیں ؟

جواب : مولوی اسمٰعیل دہلوی اعلےٰ درجہ کے متقی، پرہیز گار، شہید، ولی اللہ تھے علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۴۹۔

اِنۡ اَوۡلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ (اس (اللہ عزوجل) کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں ۔(سورۃ الانفال ۔ ۳۴ ترجمہ کنزالایمان)) کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوے اسکے بعد حدیث سے مولوی اسمٰعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔

فائدہ : عقیدت اسی کو کہتے ہیں ۔قرآن وحدیث سے مولوی اسمٰعیل کو ولی و شہید بناڈالا۔ مگر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کے لئے کبھی ایسی تکلیف گوارہ نہ ہوئی ان کی گیارہویں اور فاتحہ کو بھی شرک وبدعت کہتے کہتے عمر گزار دی۔

سوال نمبر ۲۵ : جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ولایت وشہادت قرآن مجید وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہونگے ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسمٰعیل نے کسی کتاب میں ایسا لکھا ہے؟

جواب۔ مولوی اسمٰعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گزرا اور یہ بات صحیح ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے لہٰذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔صراط مستقیم صفحہ ۸۶۔صرف ہمت بسوی شیخ و امثال آں از معظمین گوجناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر انا مستغراق درصورت گاؤخرخوداست کے خیال آں باتعظیم وجلال بسویدائے دل انسان می چپد۔ بخلاف خیال گاؤخرکہ نہ آن قدرسپید گی می بودنہ تعظیم۔ بلکہ مہمان محقرمی بودواین تعظیم وجلال غیر کے درنماز ملحوظ و مقصودمی شودبشرک می کشد(اپنی ہمت کو شیخ اوران جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتما ب ہی ہوں، کی طرف مبذول کرنا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے، کیونکہ ان کا خیال تعظیم اوراجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چسپاں ہوجاتا ہے بخلاف گدھے اوربیل کے خیال میں نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ ہی تعظیم بلکہ ان کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم واجلال نماز میں ملحوظ ومقصود ہوتو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے)۔

سوال نمبر ۲۶۔جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اسلئے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف و توصیف اور ذکر ہے خاص کر التحیات میں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اس وقت تو ضرور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال آتا ہے تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسمٰعیل دہلوی کو مانتا ہے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ واقعہ یونہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئیگا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے لہٰذا التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال آنا ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ اگر تعظیم کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال آیا تو بقول مولوی اسمٰعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خیال کیا تو یقیناً کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز۔ کیوں کہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی خلاصہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اسمٰعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ:۔ کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہو سکتی وجہ یہ ہے کہ ''صراط مستقیم'' کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال نمبر ۲۷: ہم نے سُنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ اسی طرح علی بخش حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک و کفر بتاتے ہیں اور یہ کہ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہو گئی اسکو بھی شرک و کفر جانتے ہیں یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو میرا کام ہو جائیگا اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب ان باتوں کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو انکے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ

مولوی اشرف علی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بتا کر کروڑوں مُسلمانوں کو اسلام سے خارج کردیں۔ لہٰذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔

جواب : بلاشُبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو کسی کے سامنے جھکنے کو سہرا باندھنے کو علی بخش۔ حسین بخش ۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پُکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہو گئی، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا۔ ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں چنانچہ اُنہوں نے اپنی کتاب، بہشتی زیور کے پہلے حصہ میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ :۔ بہشتی زیور حصّہ اول صفحہ ۴۵ پر ہے۔

کفر و شرک کی باتوں کا بیان۔ اسی میں ہے کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی سے مرادیں مانگنا کسی کے سامنے جھکنا۔

اسی میں صفحہ ۴۶ پر ہے

سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش اور عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا یوں کہنا کہ خدا اور سول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاویگا۔

فائدہ :۔ جب یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک کافر و مشرک ہوئے یعنی جس نے مراد مانگی وہ کافر و مشرک جو کسی کے سامنے جھک گیا ہو کافر و مشرک، جس نے سہرا باندھ لیا وہ کافر و مشرک جس نے علی بخش، حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھا وہ کافر و مشرک جس نے یہ کہا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا وہ کافر و مشرک۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے ان میں سے تم نے کوئی بات کی تو نہیں اگر ان میں سے ایک بات بھی تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و مشرک ہو۔ تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و مشرک ہی ہو میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے پانچ فیصد مسلمان نکلیں گے اور پچانوے فیصد مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین تیار کی ہے جس نے تقریباً پچانوے فیصدی مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں تذکرہ الرشید ص ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے۔

رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی اور مادری نسب یہ ہے رشید احمد بن کریم النسابنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد غور کیجئے کہ گنگوہی صاحب کے دادانا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک۔ اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی صاحب انکے نزدیک کیا ہیں ؟

''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے''

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتاہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے ایسا کیوں کہامگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی مختصر جماعت کے ساری دُنیاکے مسلمان ان کے نزدیک کافر ومشرک ہیں لہٰذا یہ ان کے عقیدہ کامسٔلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیاکے مسلمانوں کو کافر ومشرک سمجھتے ہیں جیساکہ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا رد المختار جلد ۶ کتاب الجہاد باب البغاۃ

کماوقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الدین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلة لکنھم اعتقدوا أنھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقاد ھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل أھل السنة وقتل علمائھم حتی کسر اللہتعالی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکرالمسلمین عام ثلث وثلاثین مائتین والف۔

یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعین میں واقع ہوا، جو نجد سے نکل کر حرمین شریف پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھاکہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز سمجھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کئے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۲۳ ہجری میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیاکے مسلمانوں کو کافر ومشرک ہی جانتے ہیں اور علمائے دیوبند نجدیوں وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاوی رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے اسکو متبع سنت عامل بالحدیث شرک بدعت سے روکنے والا لکھا ہے ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علمائے دیوبند اپنے سواساری دُنیاکے مُسلمانوں کو کافر و

مشرک جانتے ہیں اور انہیں نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں جو مسلمانان اہلسنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لئے اور مسلمانوں کو پھانسنے کیلئے اہل سنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہلسنت لکھنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کرکے ثابت کردیا کہ علماء دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں ہرگز اہلسنّت نہیں بلکہ اہلسنت کے دشمن ،ان کے خون کے پیاسے ہیں خدائے تعالی مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والا کون ہے؟اس سے کیا تعلق رکھنا چاہے؟

فائدہ :۔ مولوی اشرف علی صاحب نے عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گزرا۔اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃاللہ تعالے علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں اگر حاجی اِمداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبدالنبی نام رکھنا جائز ہوا حالانکہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔ مسلمانو بتاؤ! جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبدالنبی نام رکھنا شرک ہوا اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے، پیرو مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ۔ کیا بتاؤ گے یہ بدذات وہابیت کے کرشمے ہیں ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچّوں، پاگلوں جانوروں کو بھی حاصل ہے کیا علماء دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب۔ علماء دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ملاحظہ ہو۔

حوالہ: حفظ الایمان صفحہ ۸۔

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

فائدہ:۔ اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل اور بعض، پھر کل کو بعد میں عقلاً و نقلاً باطل کیا اور نہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقینا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہے اسی علمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سخت توہین ہے۔

ان کے بعض عقیدت مند لوگ محض طرف داری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ عبارت میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرفداری ہے اسلئے کہ اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کیلئے بول دی جائے اور کہا جائے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے تو یقینا وہ طرف دار لوگ بھی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہے حالاں کہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرف علی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے لکھی ہے صرف نام کا فرق ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے مسلمانو! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو وہی عبارت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے بولی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین نہ ہو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرفدار لوگ اپنے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے حیرت ہے اس طرفداری کی کوئی اِنتہا ہے نبی کے مقابلہ میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرف داری۔

شعر:۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت　　　　　　کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علمائے اہلسنت کے مقابلہ میں مناظرہ کے لئے آنے تک کی بھی تاب نہ لاسکے شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسّر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ انکی طرفداری میں کچھ اُچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں۔ کریں تو کیا کریں۔ اس لئے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہو حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہینِ رسول ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کی طرفداری میں جو کچھ کہا جائیگا وہ کفر کی حمایت ہے اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلّت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے مولی تعالے توبہ کی توفیق دے۔

سوال نمبر ۲۹۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک اُمتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ہاں علماء دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ اُمتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں

حوالہ:۔ تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صفحہ ۵۔

انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ مسلمانو! یہ ہے عقیدہ علمائے دیوبند کا۔ عمل نبی کی اُمتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے۔ عمل میں نبی کو اُمتی کے برابر کرتے ہیں بلکہ بڑھاتے ہیں انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی۔ مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں، جانوروں کو بھی ہے ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۸۔

سوال نمبر ۳۰:۔ علماء دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن کا۔

جواب۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وسعت علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ.براہین قاطعہ۔مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۵۱ ۔

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کہ علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تنبیہ :۔ مسلمانو! غور کرو۔ مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے تو شرک کہا۔ مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسی عداوت اسی عداوت نے تو عقل کو رُخصت کردیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے وہ شیطان کیلئے کیسے ایمان ہوسکتا ہے اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن و حدیث سے۔ کہیں قرآن و حدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم سے بڑھادیا۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلارعایت کہو کیا اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین نہیں ہے ؟ ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرف دار شخصیت پرست نہ مانے تو اسی کو کہو کہ تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے دیکھو جامہ سے باہر ہوجائیگا۔ حالانکہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹادیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے۔ مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس کسی نے مخلوق کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا۔ من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد عابه ونقص فهو ساب ۔

ترجمہ :۔ جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تنقیص کی وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سخت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہہ ہے؟

فائدہ :-

مولوی مرتضی حسن دربھنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے وہ علم ذاتی ہے اور ذاتی علم حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رُخصت ہو گئی۔ یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہو سکتا تھا جب ان کے خصم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے علم ذاتی ثابت کرتے جب کہ مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے تو ذاتی کی نفی کرنا یقینا مجنون کی بڑ ہو گی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نفی کی ہے لہٰذا اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقینا شیطان کیلئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے اسمیں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہرینگے۔ غرضیکہ مولوی مرتضی حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنون و مشرک بنا دیا یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کا وبال ہے کہ طرفداری کی جاتی ہے تب مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالے توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے توبہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئیگی۔

مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور اُمتیوں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گزرا۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے علم میں شیطان کو بڑھایا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۳۰ میں گزرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہو کر انبیاء علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔ مسلمانو! آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علماء دیوبند کی حقیقت پہچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی، اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزاری و بے تعلّقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا یا اس کو اچھا کہنے والوں اس کے ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تم ہی فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی اگر ایمانی غیرت نہ آئے اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت

میں بیجا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے واقعی ہے ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

بدمذہبوں بددینوں کے متعلق احکام شرعی

مجلس علماء فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی (یوپی)

ہر سُنّی مسلمان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب تحذیر الناس (ص ۳ وص ۱۴ وص ۲۸) میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور پیشوائے وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ (ص ۵۱) میں سرکار مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان ملعون کے علم سے کم قرار دیا اور مبلغ وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان (ص ۸) میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کو ہر خاص و عام انسان بچّوں پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا چونکہ یہ باتیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننا یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو بچوں یا پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح قرار دینا تمام پیشوا مولوی نانوتوی مولوی گنگوہی مولوی انبیٹھوی اور مولوی تھانوی صاحبان بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد ہوگئے فتاوی حسام الحرمین ص ۱۱۳ میں ہے وبا لحملة هولاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فى البزازية والدرر والغرر والفتاوى الخيريه ومجمع الانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار فى مثل هؤلاء الكفار من شك فى كفره وعذابه كفر خلاصہ کلام یہ ہے کہ طائفے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد، اشرف علی تھانوی اور انکے ہم عقیدہ چیلے) سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ، درر، غرر، فتاوی خیریہ، مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو شخص انکے عقائد کفریہ آگاہ ہو کر انکے کفر و عذاب میں شک کرے تو خود کافر ہے مکہ شریف کے عالم جلیل حضرت مولانا سید اسمٰعیل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے فتوی میں تحریر فرماتے ہیں۔ اما بعد فاقول ان هؤلاء الفرق الواقعين فى السوال غلام احمد القاديانى ورشيد احمد ومن تبعه كخليل الانبيتهى واشرفعلى وغيرهم لا شبهتم فى

كفرهم بلا مجال بل لا مشبهته فيمن شک بل فيمن توقف فی كفرهم بحال من الاحوال

میں حمد وصلاۃ کے بعد کہتاہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی، رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں (حسام الحرمین ص ۱۲۰)

غیر منقسم ہندوستان کے علمائے اسلام کے فتاوی کا مجموعہ اَلصَّوَارِمُ الھندیہ ص ۷ میں ہے ان لوگوں (یعنی قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں انکا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام گناہ ہیں۔

اللہ تعالے قرآن مجید میں ارشاد فرماتاہے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ الانعام آیت ٦٨پ ٧) ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آجانے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ان مرضوا فلاتعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتم فلا تسلموا عليهم یعنی اگر (بدمذہب بددین) بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو اور اگر انکا سامنا ہو تو سلام نہ کرو (سنن ابن ماجہ المقدمہ فی اواخر باب القدر)

ایک اور جگہ یوں فرمایا ولا تناکحوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے ساتھ نہ کھاؤ ان کے ساتھ نہ پیو ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل، الفصل الاول فی الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ و فضلھم ث)

پھر چونکہ قادیانی، وہابی دیوبندی، غیر مقلد، ندوی، مودودی، تبلیغی یہ سب کے سب بحکم شریعت اسلامیہ گمراہ ،بد عقیدہ، بد دین، بدمذہب ہیں اس حدیث و فقہ کے ارشاد کے مطابق اس شرعی دینی مسئلہ سے سب کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ قادیانیوں غیر مقلد وہابیوں، وہابی دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا سخت حرام ہے ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اشد حرام ہے ان کے ساتھ نماز پڑھنا یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا سخت گناہ کبیرہ ہے ان سے اسلامی تعلقات قائم کرنا اپنے دین کو ہلاک اور ایمان کو برباد کرنا ہے جو ان باتوں کو مان کر ان پر عمل کریگا اسکے لئے نور ہے اور جو نہیں مانے گا اسکے لئے نار ہے والعیاذ باللہ تعالی۔

جھوٹے، مکار، دغاباز، بدمذہب، بددین خدا عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتدین براہ مکر وفریب، اتحاد واتفاق کا جھوٹا منافقانہ نعرہ بہت لگاتے ہیں اور زور سے لگاتے ہیں۔ اور جو متصلب مسلمان اپنے دین وایمان کو بچانے کیلئے ان سے الگ رہے اسکے سر اختلاف وافتراق کا الزام تھوپتے ہیں جو مخلص مسلمان شرع کے روکنے کی وجہ سے ان بدمذہبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھے اسکو فسادی اور جھگڑالو بتاتے ہیں۔ جو صحیح العقیدہ مسلمان فتوی حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہے اسکو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں ایسے تمام صلح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سُنی مسلمانوں سے اتحاد واتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الہی میں اپنے عقائد کفریہ وخیالات باطلہ سے سچی توبہ کرڈالو۔ خدا و رسول جل جلالہ، وصلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آجاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی طرفداری اور حمایت سے الگ ہو جاؤ اور سچا سُنّی مذہب قبول کرلو۔ اگر ایسا کرلو تو تمہارے اور ہمارے درمیان بالکل اتحاد واتفاق ہو جائے گا اور اگر خدانخواستہ تم اپنے اعتقادات کفریہ سے توبہ کرنے پر تیّار نہیں، تم گستاخی کرنے اور لکھنے والے مولویوں سے رشتہ ختم نہیں کرسکتے۔ سُنّی مذہب قبول کرنا تمہیں گوارا نہیں تو ہم قرآن وحدیث کی تعلیمات حقّہ کو چھوڑ کر بددینوں، بدمذہبوں سے اتحاد نہیں کرسکتے رہا متصلب سُنّی مسلمان کو جھگڑالو، فسادی، گالی بکنے والا، کہنا تو یہ پُرانی دھاندلی اور زیادتی ہے۔ گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے تقویت الایمان لکھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بڑا بھائی بنایا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیائے کرام کو بارگاہ الہی میں ذرہ ناچیز سے بھی کم تر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا گالی تو وہ بک رہا ہے.

جس نے حفظ الایمان ص ۸ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا بدزبانی تو وہ کررہا ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم

سے کم قرار دیا اصل جھگڑالو تو وہ ہے جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال بتایا واقعی فسادی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ تعالی کے متعلق جھوٹ بول سکنے کا نیا عقیدہ گھڑا اور جس نے اُردو زبان میں سرکار رسالت علیہ الصلاۃ والسلام کو علمائے دیوبند کا شاگرد بنایا۔ سُنّی مسلمان نہ جھگڑالو اور فسادی ہے نہ گالی بکنے والا وہ تو شریعت اسلامیہ کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر و مرتد کہتا ہے جو بارگاہِ احدیت اور سرکار رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں گستاخی کرتے اور ضروریات دین کے منکر ہیں۔ عقائد ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہر گز ہر گز گالی نہیں ہے خود اللہ تعالے نے قرآن مجید میں کافر، کفار، مشرکین، منافقین وغیرہ کلمات مخالفین اسلام کے حق میں ارشاد فرمایا ہے تو کیا کوئی بدنصیب اتنا کہنے کی جرات کرسکتا ہے کہ قرآن عظیم نے گالی دی ہے۔ معاذاللہ تعالی

مسلمانو! وہابیوں دیوبندیوں سے تمہیں نہ حجت کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زق زق بق بق سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلوچ اور جھگڑا نہ کرو بس تم ان کی صحبت سے دور ہو اپنے سے ان کو دور رکھو تمہارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں **ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونک** یعنی مسلمانو! تم بدمذہبوں کی محبت سے بچو۔ اپنے کو ان سے دور رکھو، نہیں تو وہ تمہیں سچے راستے سے بہکادیں گے اور تمہیں بددین بنادیں گے دعا ہے کہ اللہ تعالے ہمیں اور تمہیں سچی ہدایت پر قائم رکھے آمین

وصلی اللہتعالی وسلم علی خیرخلقه سیدنا محمدٍواله وصحبه اجمعین واخر دعوانا ان الحمد للہرب العالمین۔